رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

اللہ اکبر

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۵۱

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر: غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

فی پرچہ ۱/

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند للعہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

نمبر ۱۴۷ | مورخہ ۱۰ جون ۱۹۳۴ء | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۶ صفر ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۱

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۷ جون بارہ بجے کی ٹرین سے وارد دارالامان ہوئے۔ سٹیشن پر مقامی جماعت کے انبوہ کثیر نے حضور کا استقبال کیا۔ اور حضور نے یکے بعد دیگرے سب کو شرفِ مصافحہ بخشا ؛

۷ جون ۵ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو نزلہ اور گلے کے درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے ۸۔ جون شیخ عبد القادر صاحب اور مہاشہ محمد عمر صاحب کو اٹوال جماعت احمدیہ کے جلسہ پر روانہ کیا گیا ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قبض و بسط کی حالت

فرمایا۔ "انسان پر قبض اور بسط کی حالت آتی ہے۔ بسط کی حالت میں ذوق۔ اور شوق بڑھ جاتا ہے۔ اور قلب میں ایک انشراح پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی طرف توجہ بڑھتی ہے۔ نمازوں میں لذت اور سرور پیدا ہوتا ہے لیکن بعض وقت ایسی حالت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ وہ ذوق اور شوق جاتا رہتا ہے اور دل میں ایک تنگی کی سی حالت ہو جاتی ہے جب یہ صورت ہو۔ تو اس کا علاج یہ ہے۔ کہ کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور پھر درود شریف بہت پڑھے۔ نماز بھی بار بار پڑھیں۔ قبض کے دور ہونے کا یہی علاج ہے"۔

(الحکم ۲۰۔ جون ۱۹۰۳ء)

مرکز کے افاضات

قادیان آنے والے احباب کیلئے ضروری اعلان

قادیان آنے والے احباب کی طرف سے بعض اوقات یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ وُہ صِرف چند روز کی رخصت لے کر یا فرصت نکال کر قادیان آتے ہیں۔ تو سوائے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی گاہے گاہے کی صحبت کے جو نمازوں کے بعد حضور کے تشریف رکھنے سے میسر آجاتی ہے۔ دینی تعلیم و تربیت کے لئے کوئی خاص انتظام نہیں ہے۔ سو احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ قادیان میں خدا کے فضل سے مندرجہ ذیل انتظامات اور مواقع دینی تعلیم و تربیت کے لئے موجود ہیں جن سے احباب فائدہ اٹھا سکتے ہیں :-

۱ - حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی روح پرور مجالس مسجد مبارک میں - اور آپ کی پرائیویٹ ملاقات کے موقعے اور خطبات جمعہ وغیرہ :-

۲ - قرآن شریف کا درس از مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ میں :-

۳ - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا درس از مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل بعد نماز صبح مسجد مبارک میں -

۴ - مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری واعظ مقامی قادیان کا درس قرآن شریف - و حدیث و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و دیگر کتب مہمان خانہ میں :-

۵ قادیان کی مختلف مساجد میں قرآن شریف اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس :-

۶ - مدرسہ احمدیہ کی اوپر کی جماعتوں - اور جامعہ احمدیہ کی سب جماعتوں میں دینیات کی تعلیم کی گھنٹیوں میں شامل ہو کر احباب فائدہ اٹھا سکتے ہیں :-

۷ - سلسلہ احمدیہ کی مرکزی لائبریری جس میں ہر قسم کی کتابیں موجود ہیں جس سے احباب فائدہ اٹھا سکتے ہیں -

۸ - بزرگان سلسلہ اور جماعت کے سابقین اولین جو خدا کے فضل سے قادیان میں کثرت کے ساتھ موجود ہیں جن کی صحبت اپنے اندر بہت بڑے علمی اور روحانی فوائد رکھتی ہے :-

۹ - پھر وُہ مخفی روحانی اثر ہے - جو اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے قادیان کی سرزمین میں ودیعت کیا ہے - جس سے ہر شخص جو پاک نیت کے ساتھ قادیان آتا ہے علےٰ قدر مراتب اور حسب استعداد مستفید ہوتا ہے :-

۱۰ - ان فوائد کے علاوہ قادیان آنے سے احباب کو نظام سلسلہ کا مطالعہ کرنے اور مرکزی دفاتر کے کام دیکھنے اور معلومات حاصل کرنے کا بھی موقعہ ملتا ہے - جو کئی جہت سے مفید ہو سکتا ہے :-

ان عظیم الشان فوائد کے ہوتے ہوئے احباب کو چاہیئے - کہ قادیان آنے کے مواقع کو کبھی ضائع نہ جانے دیا کریں - اور کثرت کے ساتھ مرکز سلسلہ میں آکر ان فوائد سے مستفید ہوں - جو انہیں قادیان کے سوا اور کسی جگہ میسر نہیں آسکتے -

ناظر تعلیم و تربیت - قادیان

بہار کے مصیبت زدہ انسانوں کی امداد کی ضرورت

علاقہ بہار میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انذاری پیشگوئی کے ماتحت زلزلہ اور اس کے بعد مختلف اقسام کی آفات ارضی و سماوی سے جو تباہی آئی - اور جس میں ابھی تک کئی ہیبت ناک طریقوں سے اضافہ ہوتا جا رہا ہے - اس کا ذکر سنکر بھی روح کانپ اٹھتی اور جسم لرزنے لگتا ہے - اس موقعہ پر جہاں مصیبت زدہ لوگوں کو خدا تعالےٰ کی پُرہیبت و پُرجلال شان کی طرف توجہ دلانے اور اس کے مخلص بندے بننے کے لئے تبلیغ احمدیت کی خاص طور پر ضرورت ہے - وہاں ان لوگوں کے جسمانی مصائب - اور تکالیف میں ان کی امداد کرنا بھی ضروری ہے - تاکہ نہایت ہی غیر معمولی مصیبت کی وجہ سے ان کے جو ہوش و حواس گم ہو گئے ہیں انہیں بحال کیا جا سکے - تاکہ وُہ حق و صداقت کو سمجھ سکیں :-

علاوہ ازیں انسانی ہمدردی کا بھی تقاضا ہے - کہ ہر مصیبت زدہ انسان کی حتے الامکان امداد کی جائے اور جس قدر کوئی زیادہ مصیبت میں گرفتار ہو - اسی قدر زیادہ اسے امداد دینے کی کوشش کی جائے - پس جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو چاہیئے - کہ زلزلہ فنڈ میں زیادہ سے زیادہ جو کچھ دے سکتا ہے - دے کر ثواب عظیم حاصل کرے - اس وقت تک اس فنڈ میں ضرورت کے لحاظ سے بہت تھوڑی رقم جمع ہوئی ہے - چونکہ ضرورت فوری ہے - اس لئے جلد توجہ کرنی چاہیئے - اس بات کو پیش نظر رکھ کر توجہ کرنی چاہیئے - کہ جو شخص خدا تعالےٰ کے مصیبت زدہ بندوں کی امداد کرتا ہے - خدا تعالےٰ اسے مصائب سے بچا لیتا ہے :-

نومبائعین کی فہرست

گزشتہ پرچہ میں نومبائعین کی جو فہرست شائع ہوئی ہے - اس کا عنوان سابقہ سلسلہ میں ہی جلسہ سالانہ پر بیعت کرنے والے لکھا گیا ہے - جو صحیح نہیں - کیونکہ یہ نام جلسہ کے بعد بیعت کرنے والوں کے ہیں :-

جناب مولوی اکبر علی صاحب کا دہلی سے تبادلہ

جناب مولوی اکبر علی صاحب انسپکٹر آف ورکس ریلوے و جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی کو اُن کی تبدیلی جہلم کے موقعہ پر گزشتہ اتوار جماعت احمدیہ دہلی کی طرف سے ٹی پارٹی دی گئی - اور ایڈریس پیش کیا گیا - آپ قریباً چھ برس دہلی میں رہے - اور احباب جماعت سے انتہائی محبت اور شفقت کا سلوک رکھا - باوجود بہت سی مصروفیتوں کے دینی خدمات کو ہمیشہ مقدم رکھا - اور سلسلہ کے سب کاموں میں دلچسپی لی - آپ کے قیام دہلی کے دوران میں تقریباً ۱۶ ٹریکٹ انجمن کی طرف سے شائع ہوئے - جن میں سے بعض دوسری مرتبہ بھی طبع کرائے گئے - یہ تمام ٹریکٹ جنکی تعداد تقریباً ۵۰ ہزار ہوتی ہے - آپ کے خرچ پر شائع ہو کر تقسیم ہوتے رہے - چونکہ اکثر ٹریکٹ ختم ہو چکے تھے - اس لئے آپ نے روانگی کے وقت مبلغ پچاس روپے مزید اس کار خیر کے لئے عطا فرمائے - تا بعض ضروری ٹریکٹ پھر طبع کرا کر تقسیم کئے جائیں - یہ آپ کی ایسی امداد ہے جس کو جماعت احمدیہ دہلی انشاء اللہ کبھی فراموش نہیں کر سکتی - اور دُعا کرتی ہے - کہ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو بیش از پیش خدمات سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے :-

آپ ۳۱ - مئی کو فرنٹیر میل سے دہلی سے روانہ ہوئے اسٹیشن پر احباب جماعت اور آپ کے اسٹاف کے بہت سے آدمی جمع تھے جنہوں نے کثرت سے پھولوں کے ہار آپ کو پہنائے - روانگی سے قبل سب احباب نے دُعا کی :-

خاکسار عبد الحمید سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ نئی دہلی :-

احباب سے گزارش

۱ - احباب خط و کتابت کرتے وقت ڈاکخانہ کے نئے قواعد کو ملحوظ رکھا کریں - تاکہ کم محصول ڈاک لگانے کی وجہ سے خط یا پیکٹ بیرنگ نہ ہو - چھوٹے سے چھوٹے پیکٹ پر بھی اب تین پیسے کے ٹکٹ لگانے ضروری ہوتے ہیں - اور دو پیسے لگانے پر بیرنگ ہو جاتا ہے - اسی طرح لفافہ صرف ۲ ماشہ تک ایک آنہ کے ٹکٹ میں جا سکتا ہے - قواعد کے مطابق محصول نہ لگانے کی وجہ سے الفضل کو محصول ادا کرنا پڑتا ہے - اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھا جائے (۲) چندہ کے متعلق کوئی تحریک خواہ وُہ تعمیر مسجد کے متعلق ہی کیوں نہ ہو - نظارت بیت المال کی منظوری کے بغیر شائع نہیں کی جا سکتی - اس لئے بہتر ہو - کہ ایسی تحریک براہ راست نظارت بیت المال کو ہی بھیجی جائے - اگر وُہ شائع کرنے کے لئے دے تو شائع ہو جائیگی ورنہ نہیں (۳) مضامین اور تبلیغی جلسوں کی رپورٹیں بھیجنے والے احباب خوشخط...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۴۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ صفر ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۱

کشمیر کے جلاوطن اور نظربند مسلمانوں اور انکے لواحقین کے المناک مصائب

ریاست سے جلاوطنی اور نظربندی کے احکام واپس لینے کی درخواست

بے سروسامانی میں جلاوطنی

ریاست کشمیر نے چندروزہ سول نافرمانی کے دور کے دقت سے جہاں بہت سے لوگوں کو جیل خانوں میں ڈال رکھا اور ان کی جائدادیں واسباب ضبط کیا ہوا ہے۔ وہاں بعض معززین کو ایسی سزا دے رکھی ہے۔ جو نہایت ہی افسوسناک ہے۔ یعنی ان پر مقدمہ چلائے اور ان کا جرم ثابت کئے بغیر انہیں یا تو نظربند کیا ہوا ہے۔ یا جلاوطن کر کے غربت اور ذلالت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر رکھا ہے۔ ایسے اصحاب کو چونکہ اچانک ایسی بے سروسامانی کی حالت میں ریاست کی حدود سے باہر نکال دیا گیا۔ کہ وہ پوری طرح پہننے کے کپڑے بھی ساتھ نہ لے سکے۔ نیز ان کے اور ان کے بال بچوں کے گزارہ کا کوئی انتظام نہ کیا گیا۔ اس لئے ایک طرف تو وہ خود بے حد پریشانی میں مبتلا ہیں۔ اور دوسری طرف ان کے لواحقین سخت تکالیف و مصائب اٹھا رہے ہیں:۔

جلاوطنوں کے لواحقین کے مصائب

ان لوگوں کی مالی حالت پہلے ہی کوئی اچھی نہ تھی۔ کرایہ ادا۔ اور اپنے متعلقین کا پیٹ پالنے کے لئے محنت و مشقت کرنے پر مجبور ہوتے۔ وہ نہایت ہی تنگدستی اور عسرت میں دن گزار رہے تھے۔ اور اپنے حقوق کی طلبی مطالبات کرنے کی وجہ سے ان کی تنگدستی بہت زیادہ بڑھ چکی تھی۔ لیکن اب جبکہ کئی ماہ سے ایک طرف تو انہیں بال بچوں سے جبراً علیحدہ کر کے جلاوطن کر رکھا ہے۔ اور دوسری طرف ان کے اور ان کے خاندانوں کے گزارہ کا انتظام نہیں کیا گیا۔ ان مصیبت زدہ لوگوں کی تکلیف اور مصیبت کا اندازہ بآسانی لگایا جا سکتا ہے:۔

برطانوی ہند کی مثال اور ریاست

کی سیاسیات میں حصہ لینے والوں کو بغیر جرم ثابت کئے جلاوطنی ایسی انتہائی سزا دینا کسی صورت میں بھی مناسب نہیں سمجھا جا سکتا۔ ہم کئی بار بتا چکے ہیں۔ کہ ریاست میں سیاسی جدوجہد کرنے والوں کی سرگرمیاں برطانوی ہند کے سیاسی لیڈروں کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتیں۔ برطانوی ہند میں سول نافرمانی حکومت کے لئے جس قدر پریشانی اور تکلیف کا موجب ہوئی۔ اس کے عشر عشیر کا بھی ریاست کو سامنا نہیں کرنا پڑا۔ لیکن حکومت ہند نے سول نافرمانی میں حصہ لینے والے ہزارہا لوگوں میں سے۔ اور اس تحریک کو چلانے والے لیڈروں میں سے کسی ایک کو بھی جلاوطنی کی سزا نہ دی۔ اور ایسے لوگ جن کی خطرناک سرگرمیاں حد انتہا کو پہنچ چکی تھیں۔ اور جن سے تشدد کی تحریک میں حصہ لینے کا خطرہ تھا۔ ان ہی سے چند لوگوں کو نظربند کیا گیا۔ انہیں ان کی حیثیت کے لحاظ سے معقول گزارہ دیا گیا۔ اور ان کے لواحقین کے اخراجات کا انتظام کیا گیا۔ لیکن ریاست کشمیر نے ایسے لوگوں کو جن کا کسی خوفناک اور تشدد آمیز تحریک میں شریک ہونا تو الگ رہا جنہوں نے سول نافرمانی کی بے جان اور بے حقیقت تحریک میں بھی کوئی حصہ نہ لیا۔ اچانک گرفتار کر کے جلاوطن کر دیا۔ اور ان کے اخراجات کا انتظام کئے بغیر انہیں پریشانی میں مبتلا کر دیا:۔

لواحقین کے گزارہ کا کیوں انتظام نہ کیا گیا؟

اگر جلاوطنوں کے بارہ میں یہ خیال کر لیا گیا تھا۔ کہ وہ جہاں جائینگے وہاں انہیں غریب الوطن اور مصیبت زدہ سمجھ کر اور ریاست کے انتہائی جبر و تشدد کی بولتی چالتی تصویریں دیکھ کر پیٹ بھرنے اور تن ڈھانکنے کے لئے کچھ نہ کچھ مل جائیگا۔ تو ان کے لواحقین جو اپنے گھروں میں بند ہیں۔ اور جن کو کھانے پینے کا انتظام کرنے والوں سے محروم کر دیا گیا۔ ان کی حالت زار کو مدنظر رکھنا تو ضروری تھا۔ مگر افسوس کہ ریاست نے ان کے لئے بھی کوئی معمولی سے معمولی انتظام نہ کیا۔ اور آج یہ حالت ہے۔ کہ جہاں جلاوطن پنجاب میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ وہاں ان کے لواحقین نہایت پریشانی میں مبتلا ہیں:۔

سول نافرمانی ترک کرنے کے باوجود جلاوطنی

پھر اگر سول نافرمانی کے خطرہ نے ریاست کو اس درجہ خوفزدہ کر دیا تھا۔ کہ اس نے بغیر جرم ثابت کئے بعض لوگوں کو ایسی سزا دینی چاہی۔ جو گورنمنٹ ہند نے بھی کسی کو نہ دی۔ یعنی جلاوطن کرنا ضروری سمجھا۔ اور جلاوطن بھی ایسے کہ ان کے اور ان کے متعلقین کے اخراجات کا انتظام کرنا اپنا فرض خیال نہ کیا۔ تو اب جبکہ سول نافرمانی کا ریاست میں نام و نشان تک نہیں پایا جاتا۔ مسلمانوں نے اسے ترک کرنے کا صاف اور واضح الفاظ میں اعلان کر دیا ہے۔ اور وہ انتخاب اسمبلی میں سرگرمی سے حصہ لے کر ریاست کو اپنے تعاون کا یقین دلا رہے ہیں۔ یہ کس قدر ناموزوں اور نامناسب امر ہے۔ کہ ریاست نے جلاوطنوں کے خلاف اپنے حکم کو ابھی تک واپس نہیں لیا۔ وہ لوگ جنہیں جلاوطن کیا گیا۔ انہوں نے سول نافرمانی میں پہلے بھی کوئی حصہ نہ لیا تھا اور اب جبکہ سول نافرمانی کا کوئی وجود ہی نہیں پایا جاتا۔ تو اس میں ان کے شریک ہونے کی کوئی صورت بھی باقی نہیں ہے۔ پھر ان کو مبتلائے مصیبت رکھنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے:۔

دامن شہرت پر سیاہ دھبہ

ان لوگوں کی جلاوطنی پہلے ہی ریاست کی شہرت کے دامن پر ایک سیاہ دھبہ تھی۔ لیکن اب تو اسے بہت بڑا ظلم سمجھا جا رہا ہے۔ بغیر کوئی جرم بتائے وطن سے بے وطن کر دینا۔ اور بیوی بچوں سے محروم کر دینا کوئی معمولی بات نہیں۔ اور وہ بھی ایسی صورت میں جبکہ ایک طرف تو وہ خود بے سروسامانی کی وجہ سے تکالیف کا تختہ مشق بن رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کے بال بچے کھانے اور کپڑے کے لئے بلبلا رہے ہیں۔ بال بچوں سے علیحدگی اور مسافرانہ زندگی عام حالات میں بھی تکلیف دہ سمجھی جاتی ہے۔ لیکن جن حالات میں کشمیر کے جلاوطن اور ان کے لواحقین مبتلا ہیں۔ وہ نہایت ہی المناک اور رنج افزا ہیں۔ مگر ریاست کشمیر کو ان کی حالت کا کچھ بھی احساس نہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ تا حال ان کی جلاوطنی کے حکم کو منسوخ کر کے یا نظربندی سے آزاد کر کے انہیں اپنے گھروں میں آنے کی اجازت نہیں دیگئی۔ اگر پہلے ریاست جلاوطنی کے حکم کے جواز میں کوئی بودی دلیل رکھتی تھی۔ تو اب وہ بھی پیش نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ ریاست میں نہایت پُرامن فضا قائم ہے۔ اور مسلمان آئین کی پابندی اور تعاون کی روح کے ساتھ کام کر رہے ہیں:۔

مصالحت کی راہ اختیار کی جائے

پس ضروری ہے۔ کہ ریاست بھی تبدیلی دل کا ثبوت دے اور ان لوگوں کے لئے جو مسلمانان کشمیر کو آئینی جدوجہد پر قائم رکھنا چاہتے ہیں

آسانی پیدا کرے۔ اصلاح شدہ حالات میں تشدد کو جاری رکھنا۔ اور تشدد بھی ایسا جو صریح طور پر ظلم نظر آئے۔ اور یہ سمجھا جائے۔ کہ حکومت اپنی طاقت کے بل بوتے پر اسے جاری رکھنے پر مصر ہے۔ ہرگز مفید نتائج نہیں پیدا کر سکتا۔ بلکہ ایسے اثرات قائم کر دیتا ہے۔ جن کا مٹانا بہت مشکل ہو جاتا ہے لیکن اس کے مقابلہ میں مصالحت اور دلداری کی راہ اختیار کرنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ حکومت اگر کسی وقت اپنی مصلحت کے ماتحت قوت کا مظاہرہ کر سکتی ہے۔ تو حالات کے بدل جانے پر انصاف سے بھی کام لے سکتی ہے ؛

ریاست سے درخواست

پہلے ہم ریاست کشمیر کو سیاسی مصالح کی بنا پر سیاسی قیدیوں کی رہائی کی طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ اسی بارے میں آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کا وفد بھی وزیر اعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر حالات پیش کرنے والا ہے۔ اب ہم سیاسی جلاوطنوں اور نظر بندوں کے متعلق احکام واپس لینے کی درخواست کرتے ہیں۔ جو بلا وجہ حد سے زیادہ تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ اور ان کے لواحقین کے مصائب ناقابل برداشت حد کو پہونچ چکے ہیں۔ انصاف کا تقاضا ہے۔ کہ اب ان میں اور اضافہ نہ ہونے دیا جائے۔ اور ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ جلاوطنوں کا اپنے وطن میں واپس آنا نظر بندوں کا آزاد ہونا۔ اور قیدیوں کا رہا ہونا ریاست کے لئے قطعاً کسی قسم کی پیچیدگی اور مشکل کا باعث نہ ہوگا۔ بلکہ موجودہ حالات میں اسے مسلمانوں کا تعاون حاصل کرنے میں بہت زیادہ کامیابی۔ اور سہولت حاصل ہوگی ؛

کیا گندم مہنگی ہوگی

یورپ اور امریکہ کے متعلق پے در پے اس قسم کی خبریں آ رہی ہیں۔ کہ وہاں خشک سالی اور موسمی حوادث کی وجہ سے گندم کی فصل کو بہت سخت نقصان پہونچا ہے۔ اور نرخ بہت بڑھ گیا ہے۔ بعض علاقوں میں تو سخت قحط رونما ہونے کا خطرہ ہے۔ اس وقت اگر حکومت ہند ہندوستان کی گندم دوسرے ممالک میں بھیجنے کا انتظام کر سکے۔ اور اس کے لئے ہر ممکن سہولت مہیا کرے۔ تو ہندوستان کے زراعت پیشہ لوگ جو کئی سالوں سے گندم کے زیادہ پیدا ہونے کی وجہ سے مصائب میں مبتلا ہیں۔ اور ان کے مصائب کی وجہ سے مختلف صوبجاتی حکومتیں بھی مالی مشکلات میں پڑی ہیں۔ ان کا کچھ نہ کچھ ازالہ ہو سکتا ہے۔ اسطرح نہ صرف کاشتکار زندہ رہنے کے قابل ہو سکیں گے بلکہ حکومت کو بھی آبیانہ اور مالیہ میں تخفیف کرنے کی چنداں ضرورت نہ رہے گی ؛

حکومت کابل پر اعتراض کرنیوالوں کیلئے

حکومت تبت کی مثال

تاجدار کابل نادر شاہ ایسے جلیل القدر انسان کو جس نادان اور سفاک طالب علم نے قتل کیا تھا۔ اس کے سخت سے سخت عبرت ناک سزا کا مستحق ہونے میں کسی کو کلام نہیں تھا۔ اور اہل کابل کا اگر بس چلتا۔ تو اپنے محبوب حکمران کے قاتل کی اسی آن میں بوٹیاں نوچ لیتے۔ جبکہ اس نے اقدام قتل کیا تھا۔ لیکن اعلیٰ حکام نے نہایت حکمت عملی سے غضب ناک ہجوم کے ہاتھوں اسے کوئی گزند نہ پہونچنے دی۔ آخر باقاعدہ عدالتی کارروائی کے بعد اس اتہائی مجرم اور اس کے ایک ساتھی کو موت کی سزا دی گئی۔ پھر ایسے بڑے مجرم اور ملک و قوم کے لیے کینہ دشمنوں کی لاشوں کو منظر عبرت بنانے کے لئے ان میں کریں گھونپی گئیں۔ کابل کے حالات اور مجرموں کے جرم کے لحاظ سے یہ کوئی ایسی بات نہ تھی۔ جس پر کسی معقول انسان کے لئے اعتراض کرنے کا موقعہ ہوتا۔ لیکن ہندو اخبارات خاصکر "پرتاپ" نے اس کے خلاف بہت کچھ لکھا۔ اور اس لئے لکھا۔ کہ ایک مسلمان حکومت کو اور اس کے ساتھ ہی اسلام کو بدنام کرے۔ اس کے نزدیک ہز مجسٹی نادر شاہ کے قاتل اور اس کے ساتھی کی لاش کے ساتھ جو سلوک کیا گیا۔ وہ خلاف قانون۔ بے رحمانہ اور وحشیانہ تھا۔ جس کی ذمہ داری اسلام پر عائد ہوتی تھی ؛

"پرتاپ" کی اس جاہلانہ اور مسلمانوں کے لئے نہایت دل آزار نکتہ چینی کا موجب محض وہ بغض و کینہ تھا۔ جو آریوں کے دلوں میں اسلام اور مسلمانوں کے متعلق پایا جاتا ہے۔ اور جس کی وجہ سے وہ نامعقول سے نامعقول اعتراضات اسلام پر کرتے رہتے اور مسلمانوں کو بدنام کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں تھی۔ کہ حال ہی میں جو سلوک انسان کے ساتھ نہیں۔ بلکہ تبت کے قائم مقام کمانڈر انچیف اور مستقل اکاؤنٹنٹ جنرل کے ساتھ جو سلوک کیا گیا ہے۔ اس کے خلاف کابل سے بھی زیادہ زور کے ساتھ آواز نہ اٹھاتے۔ اور اسے ہندو دھرم کی تعلیم کا نتیجہ نہ قرار دیتے ؛

اخبار "پرتاپ" (۲۔ جون) نے خود جو خبر شائع کی ہے۔ وہ یہ ہے :-

"لاسہ میں حکومت پر قبضہ کرنے کی جدوجہد ابھی تک جاری ہے۔ لنگ شر کو جو ۱۹۲۹ء سے لے کر ۱۹۳۳ء تک دلائی لامہ افواج کا کمانڈر انچیف تھا۔ مگر اس کی موت سے کچھ عرصہ پہلے ہٹا دیا گیا تھا اور دلائی لامہ کی موت کے بعد وہ پھر گوشہ تنہائی سے نکل آیا تھا۔ حال میں گرفتار کیا گیا۔ ... دن قید میں رکھنے کے بعد کونسل آف ایجنسی کے حکم سے اس کی آنکھیں نکال دی گئیں۔ اس پر ایجنٹ اور کونسل کے خلاف سازش کرنے کا الزام لگایا گیا...... ابھی تک یہ پتہ نہیں لگ سکا۔ کہ آیا لنگ شر نے واقعی اس بات کی کوشش کی۔ کہ وہ ایجنٹ کے خلاف سازش کر کے۔ اس کے ہاتھ سے طاقت چھینے !!

اس کے بعد اس کے قتل کئے جانے کی اطلاع شائع کی گئی ہے۔

"پرتاپ" کے شائع کردہ الفاظ کو پیش نظر رکھ کر غور کیا جائے۔ کہ ایک بادشاہ کو قتل کرنے والا۔ موقعہ پر گرفتار ہونے والا۔ اور قتل کا اقرار کرنے والا بڑا مجرم تھا۔ یا وہ جس پر ایجنٹ کے خلاف سازش کرنے کا غیر ثابت شدہ الزام لگایا گیا پھر اس کی زندگی میں اس کی آنکھیں نکال دینا زیادہ وحشت ناک امر ہے۔ یا مجرم کی لاش کو کریں گھونپنا۔ اگر لاش کو جلا دینا موجب اذیت نہیں ہو سکتا۔ تو لاش کو چیرنا پھاڑنا بھی اسے کوئی تکلیف نہیں دے سکتا۔ لیکن زندہ انسان کو قتل کرنے سے قبل آنکھیں نکالنا وحشت ناک امر ہے۔ جو مذہب اس قسم کی تکلیف دہ ایذا رسانی کو جائز قرار دے سکتا ہے اور جس مذہب کی حکومت اپنے ملک کے ایک با اثر اور معزز شخص سے سازش کے الزام کو پایہ ثبوت تک پہنچائے بغیر یہ سلوک کر سکتی ہے وہ قابل اعتراض ہے یا حکومت کابل۔ مگر کسی ہندو اخبار نے حتیٰ کہ "پرتاپ" نے بھی حکومت تبت کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں لکھا ؛

بہار میں پھر زلزلہ

خدا تعالیٰ نے جس طرح اپنے زبردست حملوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ وہ خشیت اللہ رکھنے والے انسان کے لئے موجب ہدایت ہو سکتا ہے۔ گزشتہ خوفناک اور تباہ کن زلزلہ کے بعد یہ علاقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق طرح طرح کے مصائب اور آفات میں مبتلا ہے۔ آسمان سے آگ اس علاقہ میں برسی۔ پتھر وہاں برسے۔ آندھی کے طوفان وہاں آئے۔ ہیضہ اور دوسری بیماریاں وہاں پھوٹیں۔ اور آخر وہ بات بھی پوری ہو گئی۔ جس کے خلاف سائنس دان بڑے زور کے ساتھ اطمینان دلاتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد زلزلے آتے رہیں گے۔ مگر سائنسدان کہتے تھے۔ کہ اب مستقبل قریب میں کوئی خوفناک زلزلہ نہیں آ سکتا۔ ۲۔ جون کے زلزلہ نے سائنسدانوں کی بطالت واضح کر دی اور آخر جمعیۃ العلماء کے اخبار "الجمعیۃ" کو لکھنا پڑا:۔

"اگرچہ سائنسدانوں نے یہ یقین دلایا تھا۔ کہ مستقبل قریب میں کوئی خوفناک زلزلہ بہار میں نہیں آئیگا۔ مگر مظفر پور میں ۲۔ جون کو پھر ایک مرتبہ شدید زلزلہ آگیا۔ یہ زلزلہ اگرچہ صرف ۵ سیکنڈ تک رہا۔ مگر اس کی وجہ سے بہت کافی نقصان ہوا۔ اس وقت لوگ اپنے اپنے بستروں سے اٹھ کر بھاگنے لگے۔ اور ایک عجیب و غریب قسم کی آواز سنائی دی۔ زلزلہ سے قبل آندھیاں آئیں۔ اور ژالہ باری بھی ہوئی۔ بہت سے مکانات گر پڑے۔ اور چھپر اڑ گئے۔ یہی زلزلہ بھاگلپور۔ بنارس۔ کلکتہ اور مرج گنج اور دیوگڑھ میں بھی محسوس کیا گیا۔ اور بہت سی علامتیں شدت زلزلہ کی پائی گئیں۔ اس قیامت خیز زلزلہ کے بعد جس نے بہار کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ یوں تو اور بہت

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

ہاں امتی بھی اور نبی بھی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ جب تک انسان مومن ہوتا ہے۔ اس کی سطر عقل اس کی راہ نمائی کرتی ہے۔ مگر جب ایمان کو ہاتھ سے دے دیتا ہے۔ تو پھر عقل سلیم اس کی رفاقت سے انکار کر دیتی ہے۔ ایک تو وہ دن تھا۔ جب مولوی عمرالدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے منکرین کے خیالات پراگندہ کی دھجیاں دلائل کے تیز اور تند جھونکوں کے حوالے کر دیتے تھے۔ یا آہ آج یہ دن ہے۔ کہ سیدھے راستہ سے بھٹک کر خود اندھیرے میں ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ اور اس کا تازہ ثبوت ان کا مضمون "امتی اور نبی" ہے۔ جو ۱۵ مئی کے پیغام صلح میں چھپا ہے:-

ایک درست بات

اس مضمون میں انہوں نے کئی ٹھوکریں کھائی ہیں۔ البتہ ایک بات درست کہی ہے۔ کہتے ہیں "قادیانی حضرات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت منوانے کا اس قدر شوق ہے۔ کہ انہیں قرآن مجید کی ہر ایک آیت سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبوت جاری ہے۔" بلاشبہ ہمارے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کی صداقت قرآن کریم کی ہر آیت سے ثابت ہے۔ میں متعدد لیکچروں میں کہہ چکا ہوں۔ کہ اگر یہ عقیدہ رکھا جائے۔ کہ الحمد سے کر والناس تک یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہ عالی مقام اور عالی شان رکھتے ہیں۔ کہ آپ کی پیروی اور اطاعت سے نبوت اپنے حقیقی معنوں کے لحاظ سے آپ کے متبعین کو مل سکتی ہے۔ تو یہ عقیدہ واقعی حقیقت پر مبنی ہوگا۔ کیونکہ نبوت وہ آئینہ ہے۔ جس کے ذریعہ خدا تعالےٰ کا نورانی چہرہ نظر آتا ہے۔ اور اس کے بغیر خدا کا حصول ناممکن ہے:-

حضرت مسیح موعودؑ کیا فرماتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں۔

(۱) قدیم سے اور جب سے کہ دنیا پیدا ہوئی ہے۔ خدا کا شناخت کرنا نبی کے شناخت کرنے سے وابستہ ہے۔ اس لئے یہ خود غیر ممکن اور محال ہے کہ بجز ذریعہ نبی کے توحید مل سکے۔ نبی خدا کی صورت دیکھنے کا آئینہ ہوتا ہے۔ اسی آئینہ کے ذریعہ سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اپنے تئیں دنیا پر ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ تو نبی کو جو اس کی قدرتوں کا مظہر ہے۔ دنیا میں بھیجتا ہے۔ اور اپنی وحی اس پر نازل کرتا ہے۔ اور اپنی ربوبیت کی طاقتیں اس کے ذریعہ سے دکھاتا ہے۔ تب دنیا کو پتہ لگتا ہے۔ کہ خدا موجود ہے۔

(۲) جب ایک مدت دراز اس پر گذرتی ہے۔ کہ کوئی نبی مبعوث نہیں ہوتا۔ تو عقلوں کا زمینی پانی گندہ اور کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ دنیا میں بت پرستی اور شرک اور ہر قسم کی بدی پھیل جاتی ہے۔ پس جس طرح آنکھ میں ایک روشنی ہے۔ اور وہ باوجود اس روشنی کے پھر بھی آفتاب کی محتاج ہے۔ اسی طرح دنیا کی عقلیں جو آنکھ سے مشابہ ہیں ہمیشہ آفتاب نبوت کی محتاج رہتی ہیں۔ اور جبھی وہ آفتاب پوشیدہ ہو جائے۔ ان میں فی الفور کدورت اور تاریکی پیدا ہو جاتی ہے۔ کیا تم صرف آنکھ سے کچھ دیکھ سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ اسی طرح تم بغیر نبوت کی روشنی کے کچھ نہیں دیکھ سکتے۔

(۳) توحید کا موجب اور توحید کا پیدا کرنے والا اور توحید کا باپ اور توحید کا سرچشمہ اور توحید کا مظہر اتم صرف نبی ہی ہوتا ہے۔ اسی کے ذریعہ سے خدا کا مخفی چہرہ نظر آتا ہے۔ اور پتہ لگتا ہے۔ کہ خدا ہے۔

(۴) یہ بھی یاد رہے۔ کہ خدا کے وجود کا پتہ دینے والے اور اس کے واحد لاشریک ہونے کا علم لوگوں کو سکھانے والے صرف انبیاء علیہم السلام ہیں۔ اگر یہ لوگ دنیا میں نہ آتے۔ تو صراط مستقیم کا یقینی طور پر پانا ایک ممتنع اور محال امر تھا۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۱۱)

(۵) یقیناً سمجھو۔ کہ توحید یقینی محض نبی کے ذریعہ سے ہی مل سکتی ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۱۱)

مذکورہ بالا حوالے کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت واضح اور کھلے الفاظ میں یہ ثابت فرمایا ہے۔ کہ نبی کا ہی ایک ایسا وجود ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ خدا تعالےٰ کا چہرہ نظر آتا ہے۔ اور اس کے بغیر خدا کا ملنا محال اور ممتنع ہے۔ پس ایسے مفید اور ایسے ضروری وجود کے آنے کے لئے اگر قرآن کریم کی ہر آیت شاہد قرار دی جائے۔ تو اس میں کیا حرج لازم آتا ہے۔

لفظ خاتم کے متعلق چیلنج

پھر مولوی عمرالدین صاحب نے لکھا ہے۔ کہ

"اگر ان کو آیت خاتم النبیین کی طرف توجہ دلائی جائے۔ تو کہتے ہیں۔ کہ خاتم کے معنی ختم کرنے والا نہیں"

یہ بھی درست ہے۔ مگر ہم نہ صرف یہ کہتے ہیں۔ بلکہ ہمارا تو مدت سے چیلنج ہے۔ کہ غیر مبائعین یا دنیا کا کوئی دوسرا فرد خاتم کے معنے جبکہ وہ تا کی زبر کے ساتھ ہو۔ اور کسی جماعت کی طرف مضاف ہو۔ ختم کرنے والا کسی عربی لغت کی معتبر کتاب سے مع سند دکھائے۔ مگر اس مطالبہ کو آج تک کوئی پورا نہ کر سکا۔ تعجب ہے۔ باوجودیکہ عربی زبان ہزاروں سال سے بولی جاتی ہے۔ اور قرآن کریم سے قبل لاکھوں مرتبہ خاتم کا لفظ عربوں نے نظم و نثر میں استعمال کیا۔ مگر ہمارے مخالفوں کو کوئی ایک مثال بھی ایسی نہ مل سکی۔ جس سے وہ یہ ثابت کر سکیں کہ خاتم کا لفظ قرآن کریم سے قبل ختم کرنے کے معنوں میں استعمال ہوا۔ اور باوجود کسی ایک مثال کے بھی نہ مل سکنے کے یہی کہتے چلے جانا۔ کہ خاتم کے معنی ختم کرنے والے کے ہیں۔ کیسی دیدہ دلیری ہے:-

لانبی بعدی کے معنی

پھر لکھا ہے:-

"آنحضرت صلعم نے خود خاتم النبیین کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرمایا لانبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ نہ نیا نہ پرانا۔"

فی الواقعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ لانبی بعدی کے پاک فرمان پر بھی ہمارا ایمان ہے۔ اور جس قسم کے نبی کی آمد کو خواہ نیا ہو یا پرانا خاتم النبیین کا مفہوم اور لانبی بعدی کا مفہوم مانع ہے۔ ہم بھی اس مفہوم کے ماتحت کسی نبی کی آمد کے قائل نہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود تحریر فرماتے ہیں:-

"اگر یہ کہا جائے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو خاتم النبیین ہیں۔ تو پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آ سکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے۔ کہ بے شک اس طرح سے کوئی نبی نیا یا پرانا نہیں آ سکتا۔ جس طرح سے آپ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اتارتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بے شک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے۔ اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

ایک مطالبہ

لانبی بعدی کو پیش کر کے ہر قسم کی نبوت کو بند کرنے والوں سے میں ایک مطالبہ قریباً دس سال سے کر رہا ہوں۔ مگر آج تک اسے کوئی پورا نہیں کر سکا۔ اسے میں آج پھر دہراتا ہوں مطالبہ یہ ہے۔ کہ مان لیا لانبی بعدی میں "لا" نفی جنس کے لئے آیا ہے۔ اور بعدی کی عمومیت بھی قیامت تک چلی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے اس حدیث کے یہ معنی ہوئے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ میرے بعد کوئی

نبی تشریعی ہو یا غیر تشریعی۔ نیا ہو یا پرانا قیامت تک نہیں آسکتا اب میں قرآن کریم کی ستی و آیات میں سے صرف ایک کا حل چاہتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ لتنذر قوماً ما اتاھم من نذیر من قبلك (سورہ سجدہ) حدیث کے لا نفی جنس کے مقابلہ میں ما من نفی جنس کا رکھ لیجئے۔ نبی کے مقابلہ میں نذیر کا لفظ۔ اور بعدی کے مقابلہ میں قبلاً کا لفظ موجود ہے۔ اسی ترتیب کے لحاظ سے حدیث کی طرح آیت کے یہ معنی ہوئے کہ اللہ تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہے۔ کہ ہم نے تجھ کو حق دے کر اس واسطے بھیجا ہے۔ کہ تا تو ڈرائے۔ ایسی قوم کو جن کے پاس کوئی نذیر کسی قسم کا تجھ سے پیشتر جب سے کہ دنیا کا وجود قائم ہوا۔ نہیں آیا لیکن کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیشتر دنیا میں کوئی نذیر نہیں آیا۔ اگر باوجود ما اتاھم من نذیر من قبلك کی نفی جنس اور عمومیت زمانہ کے کسی راستہ سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آمد ثابت ہے۔ تو لا نبی بعدی میں لا نفی جنس کا ہونے کے باوجود مثیل عیسےٰ کیوں نہیں آسکتا

حضرت مسیح موعودؑ اور خاتم النبیین کے معنی

مولوی عمر الدین صاحب نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم النبیین کے ہمیشہ یہ معنی کرتے رہے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے۔ نہ پرانا۔ مگر یہ محض دھوکا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خاتم النبیین کی ہمیشہ ابتداء سے انتہا تک یہی تفسیر فرماتے رہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے نہ پرانا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں بھی خاتم النبیین کے یہ معنی بیان فرمائے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی نہیں آسکتا۔ وہاں آپ نے صرف اور صرف ایسے ہی نبی کا ذکر کیا ہے۔ جو براہ راست آنے والا ہو۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیض یافتہ نہ ہو۔ چنانچہ آپ نے قریباً ہر جگہ اس امر کو واضح فرمایا ہے۔ اور سوائے دو ایک مقامات کے باقی ہر جگہ بطور مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیش فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک حوالہ جو پہلے بھی پیش کر چکا ہوں یہ ہے۔ "کہ اگر کہا جائے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ تو پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ بے شک اس طرح سے تو کوئی نبی خواہ نیا ہو یا پرانا نہیں آسکتا۔ جس طرح آپ لوگ حضرت عیسےٰ کو آخری زمانہ میں اتارتے ہیں۔ اور پھر اس حالت میں اس کو نبی بھی مانتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ بے شک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے۔ اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ اور حدیث لا نبی بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے" (ایک غلطی کا ازالہ)

دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیسے واضح الفاظ میں فرما دیا کہ حضرت عیسےٰ جیسا نبی جو مستقل اور براہ راست تھا کوئی نبی خواہ نیا ہو یا پرانا نہیں آسکتا۔ اور آپ کبھی یہ برداشت نہ کر سکتے تھے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کی امت کی اصلاح کے لئے کوئی ایسا نبی آئے۔ جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی فیض نہ پایا ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ ایسے ہی نبی تھے۔ جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی فیض روحانی حاصل نہ کیا تھا۔ اور نہ آئندہ کر سکتے تھے۔ اس لئے ان کی آمد کو خاتم النبیین کے مفہوم کے خلاف قرار دے کر ان کی وفات پر ایک زبردست دلیل قائم کر دی۔ چنانچہ آپ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹-۳۰ میں تحریر فرماتے ہیں۔ "کیا کوئی عقل تجویز کر سکتی ہے۔ کہ اسلام کے لئے یہ مصیبت کا دن بھی باقی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی بھی آئے گا۔ جو مستقل نبوت کی وجہ سے آپ کی ختم نبوت کو توڑ دے گا۔ اور آپ کی فضیلت خاتم الانبیاء ہونے کی چھین لے گا۔ اور آپ کی پیروی سے نہیں بلکہ براہ راست مقام نبوت حاصل رکھتا ہو گا"

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم النبیین کے ہرگز یہ معنی نہ کرتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی آپ کا تابع اور امتی نبی پیدا نہ ہو گا۔ ورنہ آپ کبھی یہ نہ فرماتے کہ "اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ اور نبی کو نہیں ملی۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷)

پس چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک خاتم النبیین کے یہی معنے تھے۔ اس لئے آپ ہمیشہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور ان کی آمد ثانی کے عقیدہ کو باطل ثابت کرنے کے لئے خاتم النبیین کو پیش فرماتے

پس خاتم النبیین کا مفہوم ایسے انبیاء کی آمد کو روکتا ہے نہ کہ امتی نبی کو

صریح دھوکہ دہی

مولوی عمر الدین نے حمامۃ البشریٰ کا جو حوالہ پیش کیا ہے وہاں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ کی دوبارہ آمد کو خاتم النبیین کے مفہوم کے خلاف بیان فرمایا ہے۔ مگر افسوس کہ مولوی صاحب نے اس سطر کو ہی چھوڑ دیا ہے۔ جس سے اصل حقیقت واضح ہوتی تھی۔ مولوی صاحب نے حوالہ کو اس طرح شروع کیا ہے۔ "یہ بات اللہ تعالےٰ کے قول خاتم النبیین کے خلاف ہے۔" مگر وہ بات نہ لکھی۔ جو خاتم النبیین کے مفہوم کے خلاف تھی۔ اور لکھتے بھی کس طرح کیونکہ وہ ان کے مفہوم کو باطل کرتی تھی۔ جو یہ ہے۔ اما نزول عیسیٰ ابن مریم فما کان لمومن ان یحمل ھذا الاسم المذکور فی الاحادیث علی ظاھر معناہ لانہ یخالف قول اللہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنی حضرت عیسیٰ بن مریم کے نزول کا جو احادیث میں ذکر آتا ہے۔ اس سے یہ ہرگز مراد نہیں۔ کہ وہی عیسےٰ بن مریم آجائے۔ کیونکہ اس کا آنا خاتم النبیین کے مفہوم کے خلاف ہے۔

اسی طرح ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴ کے حوالہ سے ضروری حصہ کو بھی مولوی عمر الدین صاحب نے کاٹ کر پیش کیا ہے۔ یہ تو لکھدیا کہ النبوۃ قد انقطعت بعد نبینا۔ مگر اس کے بعد کا فقرہ چھوڑ دیا۔ اور نقطے ڈال دیئے۔ اصل عبارت یہ ہے۔ "ان عیسےٰ قد مات وان مذھب التثلیث باطل وانك لتفتری علی اللہ فی دعوی النبوۃ والنبوۃ قد انقطعت بعد نبینا صلے اللہ علیہ وسلم ولا کتاب بعد الفرقان الذی ھو خیر الصحف السابقۃ ولا شریعۃ بعد الشریعۃ المحمدیۃ۔ بید انی سمیت نبیاً علی لسان خیر البریۃ یعنی حضرت عیسےٰ فوت ہو گئے۔ اور تثلیث کا مسئلہ باطل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اب کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ اس لئے تو اے ڈاکٹر ڈوئی کس طرح (عیسائی مذہب کا پابند ہوتا ہوا) نبی ہو سکتا ہے۔ (اور میرا نبی ہونا سو مجھ کو تو میرے آقا محمد مصطفےٰ صلے اللہ کی زبانی اللہ نے نبی کہا ہے وذالك امر ظلی من برکات المتابعۃ" اور یہ نبوت مجھے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں ملی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد دیا ہی ہے جیسا کہ آپ نے ایک غلطی کے ازالہ میں فرمایا

"ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے۔ جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے ہیں۔ اور ممکن نہیں۔ کہ اب کوئی ہندو۔ یہودی یا عیسائی یا رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئی ہیں۔ مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے۔ اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے۔ جو نبوت محمدیہ کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں۔ کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں۔ بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے"

ان حوالوں سے من کل الوجوہ نبوت کے بند ہونے کا مفہوم پیدا کرنا کسی عقل و سمجھ رکھنے والے انسان کا کام نہیں ہو سکتا۔

مطالبہ کا جواب

بالآخر مولوی عمرالدین صاحب نے ایک بہت بڑی ٹھوکر کھائی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ آپ فرماتے ہیں۔ "جس طرح ایک عیسائی کے لئے یہ مشکل ہے۔ کہ وہ یہ ثابت کر سکے کہ کامل انسان کیونکر خدا بن سکتا ہے۔ یا یہ کہ کیونکر ممکن ہے کہ کوئی ہستی ایک پہلو سے تو سچ مچ انسان ہو۔ اور ایک پہلو سے سچ مچ خدا ہو۔ اسی طرح ایک قادیانی کے لئے بھی محال ہے۔ کہ جب وہ یہ تسلیم کرے کہ حضرت مسیح موعود کامل طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ تو پھر وہ یہ ثابت کر سکے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کامل طور پر نبی بھی ہیں۔ کیونکہ امتی اور نبی کا مفہوم اسی طرح متباین ہے۔"

جس بات کے لئے تمام اہل قادیان اور ان کے علماء اور فضلاء کو دعوت دی گئی ہے۔ اسے تو ایک احمدی بچہ بھی حل کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ بالکل آسان ہے۔ لو سنو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے دو الگ الگ امور ظاہر ہوتے ہیں۔ جن کو آپ نے عدم تدبر سے ایک سمجھ کر ملا دیا۔ اور اصل حقیقت سے دور جا پڑے وہ دو امور یہ ہیں۔ ۱۔ کوئی نبی ہو پھر امتی بنے۔ ۲۔ پہلے کسی نبی کا امتی ہو پھر اس کی اتباع سے نبی بنے۔ ان دونو مفہوموں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ جیسے کسی بادشاہ کا معزول ہو کر یا اسی طرح کسی دوسرے بادشاہ کی رعایا بن جانا اور کسی دوسرے فرد کا جو کسی بادشاہ کی رعایا ہو۔ اس بادشاہ کے بعد اس کی سلطنت کا تاجدار ہونا دو الگ الگ مفہوم ہیں۔ اسی طرح کسی نبی کا امتی بن جانا اور کسی امتی کا نبی بن جانا دو الگ الگ مفہوم ہیں۔

تشریح امر اول

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریروں میں اس امر پر زور دیا ہے کہ کوئی ایسا انسان جس کو اللہ تعالیٰ منصب نبوت پر فائز کر چکا ہو۔ اور دنیا اس کو نبی مان چکی ہو۔ ایسا نبی کسی اور نبی کا امتی نہیں کہلا سکتا۔ اس پر نبی ہو کر امتی بننا محال ہے اور یہ دو متباین حقیقتیں ہیں۔ (حوالہ کے لئے دیکھو ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۵) گویا کوئی مستقل نبی امتی نہیں کہلا سکتا چنانچہ اس کی وجہ کہ کیوں کوئی مستقل نبی کسی دوسرے نبی کا امتی نہیں بن سکتا۔ بایں الفاظ بیان فرماتے ہیں۔ "جو شخص امتی کی حقیقت پر نظر ڈالے گا وہ بہ راحت سمجھ لے گا۔ کہ حضرت عیسیٰ کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے کیونکہ امتی اس کو کہتے ہیں کہ جو بغیر اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بغیر اتباع قرآن شریف محض ناقص اور گمراہ اور بے دین ہو۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف کی پیروی سے اس کو ایمان اور کمال نصیب ہوا ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا خیال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کفر ہے۔ کیونکہ گو وہ اپنے درجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسے ہی کم ہوں۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ جب تک وہ دوبارہ دنیا میں آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں داخل نہ ہوں۔ تب تک نعوذ باللہ گمراہ اور بے دین ہیں۔ اور ان کی معرفت ناتمام ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۸ و ۱۸۹)

۲۔ اسی ضمن میں مولوی عمرالدین نے جو حوالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خود پیش کیا ہے اسے ایک بار پھر پڑھ لیں جو یہ ہے "ایک نبی کو جو پہلے ہی نبی قرار پا چکا ہے امتی قرار دینا اور پھر یہ تصور کر لینا کہ جو اس کو مرتبۂ نبوت حاصل ہے۔ وہ بوجہ امتی ہونے کے ہے یہ خود بخود کس قدر دروغ بے فروغ ہے بلکہ یہ دونو حقیقتیں متناقض ہیں۔"

ان مندرجہ بالا حوالوں سے واضح ہے کہ جن دو حقیقتوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متناقض قرار دیا وہ صرف یہ ہیں کہ کسی ایسے انسان کو جو پہلے نبی بن چکا ہو۔ اسے کسی دوسرے نبی کا امتی قرار دیا جائے۔ یہ فی الواقعہ محال اور گناہ اور کفر ہے۔

امر دوم کی تشریح

جن دو حقیقتوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ملایا ہے۔ اور خدا کے فرمان کے مطابق ملایا ہے۔ وہ یہ ہیں کہ ایک شخص حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا پہلے امتی ہو۔ اور پھر حقیقی اور کامل پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کرے۔ جو اللہ کے نزدیک اور اس کے علم میں کامل پیروی ہو۔ تو ایسا امتی نبی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"جبکہ قرآن کریم کی رو سے ایسی نبوت کا دروازہ بند نہیں ہے۔ جو بتوسط فیض و اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کسی انسان کو خدا تعالےٰ سے شرف مکالمہ اور مخاطبہ حاصل ہو۔ اور وہ بذریعہ وحی الٰہی کے مخفی امور پر اطلاع پائے تو پھر ایسے نبی اس امت میں کیوں نہیں ہوں گے اس پر کیا دلیل ہے ہمارا مذہب نہیں ہے۔ کہ ایسی نبوت پر مہر لگ گئی ہے۔ صرف اس نبوت کا دروازہ بند ہے۔ جو احکام شریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو یا ایسا دعویٰ ہو۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے الگ ہو کر دعویٰ کیا جائے۔ لیکن ایسا شخص جو ایک طرف اس کو خدا تعالیٰ اس کی وحی میں امتی بھی قرار دیتا ہے۔ پھر دوسری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے۔ یہ دعویٰ قرآن کریم کے احکام کے مخالف نہیں ہے۔" (ضمیمہ براہین پنجم صفحہ ۱۷۷ و ۱۷۸) پھر فرماتے ہیں۔ "میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ مگر وہ نبی جو اتباع کی برکت سے ظلی طور پر خدا تعالیٰ کے نزدیک نبی ہے۔"

"اتباع کامل کی وجہ سے میرا نام امتی ہوا اور پورا عکس نبوت حاصل کرنے سے میرا نام نبی ہو گیا۔ پس اس طرح پر مجھے یہ دو نام حاصل ہوئے۔" (براہین پنجم) پھر لکھتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کی فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰) ارشاد ہوتا ہے۔

"جس نبوت کا دعویٰ کرنا قرآن کریم کی رو سے منع معلوم ہوتا ہے۔ ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا۔ صرف یہ دعویٰ ہے کہ ایک پہلو سے میں امتی ہوں اور ایک پہلو سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹)

میں امید کرتا ہوں ایک حق پسند انسان ان حوالوں سے بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ کسی نبی کا امتی بن جانا۔ تو بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک دو متناقض حقیقتیں ہیں۔ مگر کسی امتی کا نبی بننا نہ صرف ممکن بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی فضیلت کے لحاظ سے ضروری ہے۔

(ابو البشارت عبدالغفور مہتمم تبلیغ)

بٹالہ میں انجمن انصار اللہ کا قیام

بٹالہ میں احباب انفرادی طور پر تبلیغ کا فرض تو ادا کرتے رہتے تھے۔ لیکن تا حال انصار اللہ نہیں بن سکی تھی۔ اب تبلیغ کے سلسلہ کو وسیع کرنے اور منظم طور پر سرانجام دینے کی خاطر انصار اللہ قائم کی گئی ہے۔ حکیم محمد شریف صاحب سکرٹری مقرر کئے گئے ہیں۔ انصار اللہ کا پہلا اجلاس مسجد احمدیہ میں ۲۶ مئی کی شام کو پریذیڈنٹ صاحب انجمن احمدیہ بٹالہ کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ متعدد احباب نے اپنے آپ کو بطور ممبر پیش کیا۔ آئندہ ہفتہ وار اجلاس مختلف دوستوں کے مکانوں پر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ بھی طے ہوا۔ کہ زیر تبلیغ شریف لوگوں کو زیادہ تر احمدیہ لٹریچر کا باقاعدہ مطالعہ کرانے کی کوشش کیا کریں۔

(نامہ نگار)

اہل مغرب کے سامنے اسلام کی اصل تصویر

نائب امام مسجد احمدیہ لنڈن کی ایک تقریر

ایلڈر شاٹ (انگلینڈ) کے لوکل اخبار "ایلڈر شاٹ بجٹ" نے اپنے ۱۹ مئی کے پرچہ میں وہاں کے روٹری کلب میں مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل مبلغ اسلام و نائب امام مسجد احمدیہ لنڈن کی ایک تقریر کا ذکر کیا ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔ گزشتہ جلسہ کے موقعہ پر مولوی محمد یار صاحب عارف ایسے معروف لیکچرار کی خدمات ممبران کلب کے سامنے اسلام ایسے دلچسپ موضوع پر لیکچر دینے کے لئے حاصل کرنے کی وجہ سے ایلڈر شاٹ روٹری کلب مستحق مبارکباد ہے۔ کلب کی خوش قسمتی سے موضوع بھی ایسا تھا جس پر لیکچرار بطور سند بول سکتا تھا۔ مسٹر عارف نے تقریر کی ابتداء میں ہی کہا۔ کہ اسلام سے متعلق بعض امور جن کو اہل برطانیہ نے یا تو غلط طور پر سمجھا ہے۔ اور یا نامکمل طور پر۔ ان کے متعلق وہ اس ملک کے لوگوں کی رائے تبدیل کرنے کے لئے بیتاب ہیں۔

دنیا کی ایک عظیم الشان زندہ طاقت

آپ نے کہا۔ کوئی شخص اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ نبی عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مذہب دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور جسے آج دو سو دس ملین کے قریب لوگ مانتے ہیں وہ دنیا کی ایک عظیم الشان زندہ طاقت ہے۔ اور چونکہ برٹش کامن ویلتھ میں ہمارے مفاد ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ نیز اس مذہب و عقیدہ کے لوگ جتنے برٹش ایمپائر میں رہتے ہیں۔ اور کسی حکومت میں نہیں رہتے۔ اس لئے اس ملک کی پبلک میں اسلام کو صحیح رنگ میں پیش کرنے کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بالکل ممکن ہے۔ کہ بعض نظریے جو میں پیش کروں وہ ان سے مختلف ہوں۔ جو آپ رکھتے ہیں۔ اس لئے اس ضمن میں میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میرے نظریے میری تحقیقات کے نتائج ہیں۔ اور اس وجہ سے میں آپ سے یہ توقع نہیں رکھتا کہ آپ بغیر غور کئے میرے ساتھ متفق ہو جائیں۔ اس لئے میں آپ صاحبان کے تمام سوالات کا جواب دوں گا

بعثت رسول کریمؐ

اس کے بعد لیکچرار نے نہایت دلچسپ پیرایہ میں بیان کیا۔ کہ اسلام اس مذہب کا نام ہے۔ جس کی بنیاد حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے رکھی۔ آپ کی ولادت ۵۷۰ء میں عرب کے مشہور شہر مکہ میں ہوئی مغربی لوگ غلطی سے اسلام کو محمڈن ازم اور مسلمانوں کو محمڈنز کہتے ہیں۔ اسلام کا بنیادی اصل توحید الٰہی ہے۔ اور ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا سے شرک کو مٹانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ آپ کے ملک کے باشندے بت پرستی میں اس قدر ملوث تھے۔ کہ روزانہ ایک نئے بت کی پرستش کرتے۔ اسی لئے انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت مخالفت کی۔ اور اس مقصد کے حصول کی راہ میں آپ کو شدید مصائب سے دوچار ہونا پڑا۔ مگر انجام کار آپ کی تعلیمات کی صداقت نے دنیا کی دوسری اقوام کو بھی گرویدہ کر لیا۔ اور اسلام نے آپ کی زندگی میں ہی ایک عظیم الشان مذہب کی حیثیت اختیار کر لی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متبعین آپ کو گذشتہ انبیاء کی طرح ملہم من اللہ یقین کرتے ہیں۔ آپ عین ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں مبعوث کئے گئے۔ اور آپ سے پہلے انبیاء نے اللہ تعالیٰ سے الہام پاکر آپ کی آمد کی جو پیشگوئیاں کیں۔ وہ آپ کی صداقت کی زبردست دلیل ٹھہریں۔ آپ فاران کی چوٹیوں پر ظاہر ہوئے۔ جیسا کہ استثناء باب ۳۳ آیت ۲-۳ میں بتایا گیا تھا۔ آپ نبی اسمٰعیل میں سے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا کہ "میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔ (استثناء $\frac{18}{18}$) آپ ایک نیا اور مکمل قانون لائے جیسا کہ کہا گیا تھا۔ کہ "اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ہوگی۔"

بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

لیکچرار نے یہ بھی بیان کیا۔ کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد الہام کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ لوگوں کے اندر پیدا شدہ برائیوں کو دور کر کے انہیں خدا کی طرف راہ نمائی کرنے کے لئے اسلام میں ہر صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ روحانی مصلحین مبعوث کرتا رہا ہے۔ موجودہ صدی کے مسیح حضرت احمد قادیانی ہیں جن کی آمد کی پیشگوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نیز حضرت مسیح ناصری نے کی تھی۔ حضرت احمد اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو کسی خاص قوم یا ملک کے ساتھ مخصوص نہیں مانتے۔ بلکہ آپ کا عقیدہ تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نبی دنیا کی تمام اقوام میں آتے رہے ہیں

تمام دنیا کے لئے ایک مکمل قانون

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن کریم اسی صورت میں نازل ہوا تھا جس میں آپ نے اسے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور کوئی الہامی کتاب سوائے قرآن کریم کے اتنے لمبے عرصہ تک اپنی صحیح حالت میں محفوظ نہیں رہ سکی۔ قرآن کریم آئندہ بھی محفوظ رہے گا۔ لیکچرار قرآن کریم کو تمام دنیا کے لئے ایک مکمل قانون ثابت کرنے کے لئے کسی فلسفیانہ دلیل کی حاجت نہیں سمجھتا۔ کیونکہ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ قرآن کریم کے بے شمار اور لاتعداد مضامین کا بیان ایک لیکچر میں ناممکن ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی ہستی، اس کی صفات اس خالقیت، انسان کے ساتھ اس کے تعلقات بالخصوص لوگوں کو راہ راست پر لانے اور حقوق اللہ و حقوق العباد کی طرف متوجہ کرنے کے لئے اس کی طرف سے انبیاء و مرسلین کی بعثت وغیرہ مضامین نہایت تفصیل کے ساتھ موجود ہیں۔ صحیح عقائد۔ گناہوں سے توبہ اور نیک اعمال پر خاص زور دیا گیا ہے۔ قرآن کریم نسل و رنگ کے امتیاز کو مٹاتا ہے۔ اور کسی قوم یا ملک کی دوسرے پر فضیلت تسلیم نہیں کرتا۔

اسلام جبر کا قائل نہیں

اسلام کا نصب العین اخوت کے اصل کا نفاذ ہے۔ جس طرح ایک باپ کے بچے باہم محبت رکھتے ہیں۔ اسی طرح ایک روحانی باپ کی مخلوق میں محبت ہونی چاہیئے۔ انگلستان میں عام طور پر یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اسلام کی اشاعت بذریعہ تلوار ہوئی۔ لیکن یہ خیال کلیۃً بے بنیاد ہے۔ اگر اسلام کی تعلیم کا مطالعہ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ پر غور کیا جائے۔ تو اس کی لغویت خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے۔ کہ اسلام دین کے بارہ میں جبر کا قائل نہیں چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین یعنے دین میں جبر جائز نہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو جنگیں کرنا پڑیں۔ مگر یہ سب دفاعی تھیں۔ جو ایک لمبے عرصہ تک مسلسل اور شدید تکالیف اٹھانے کے بعد کی گئیں۔ انہیں مکہ سے بھاگ کر ایک دور افتادہ شہر مدینہ میں پناہ لینا پڑی۔ لیکن آخر کار وہ فاتحانہ حیثیت سے مکہ میں آئے۔ اس وقت پورا پورا موقعہ تھا۔ کہ ان خطرناک دشمنوں سے جو اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کی سر توڑ کوششیں کرتے رہے تھے۔ انتقام لیا جائے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ اللہ تعالیٰ کے رحم کا کامل نمونہ تھے۔ آپ نے سب کو معاف کر دیا۔ اور اس طرح

ان کے دل مٹھی میں لے لئے ؛

اسلام میں عورت کا درجہ

لیکچرار نے کہا۔ کہ دوسرا اعتراض اسلام پر یہ کیا جاتا ہے کہ وہ عورت میں روح کا قائل نہیں۔ اور اسے ہر قسم کی روحانی ترقی کے حصول کے مواقع سے محروم رکھتا ہے۔ اس کی تردید میں ثبوت پیش کرتے ہوئے بتایا۔ کہ روحانی ترقی کے میدان میں مرد عورت مساوی درجہ رکھتے ہیں پنجوقتہ نمازیں۔ روزے۔ حج زکوٰۃ دونوں کے لئے فرض ہیں۔ عورت کو اسلام میں کم درجہ دینا تو کجا یہ دنیا میں پہلا مذہب ہے۔ جس نے سوسائٹی میں عورت کو عزت کا اصل مقام عطا کیا۔ اسلام نے عورت کو وراثت میں حصہ دار بنایا ہے اور والدین اولاد خاوند اور دوسرے رشتہ داروں کے ترکہ میں سے اسے حصہ دیا ہے۔ خاوند پر اس کے حقوق مقرر کئے ہیں۔ اور اس طرح اسے مرد کے رحم پر نہیں چھوڑا ؛

اختتام

لیکچرار کے پیشکردہ تمام امور کا ذکر کرنے میں گنجائش مانع ہے۔ انجام کار آپ نے مسٹر آر تھرمی کی "چلڈرنز انسائیکلو پیڈیا" سے ایک اقتباس پڑھ کر بتایا۔ کہ پہلے زمانہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اسلام کے متعلق کیا خیالات تھے اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ گبن کو قرآن کریم میں توحید الہیٰ۔ ایمان باللہ اور محمد رسول اللہ پر ایمان کی تعلیم نظر آئی۔ اور یہی قرآن کریم کا لب لباب ہے۔ ممبران روٹری کلب نے ایسے دلچسپ لیکچر کے لئے لیکچرار کا دلی شکریہ ادا کیا ؛

اکیس ہزاری انعام

انجمن اشاعت اسلام پشاور کے اشتہار کا جواب

خاکسار کو ایک اشتہار موصول ہوا ہے۔ جس کے عنوان ہیں "قادیانی سیٹھ عبداللہ الہ دین کا انعامی چیلنج منظور" "مبلغ اسلام ابو عبیدہ نظام الدین بی۔ اے کوہاٹی کا باطل شکن اعلان" "میں (ابو عبیدہ) صحیح حدیث میں حضرت عیسیٰ کے بارے میں "من السما" کے مطلوبہ الفاظ دکھلاؤں گا"

اس کے متعلق جواب یہ ہے۔ کہ خاکسار نے اپنے انعامی چیلنج میں یہ بتلایا ہے۔ کہ جب سے خدا تعالےٰ نے یہ دنیا پیدا کی ہے۔ اور جب کبھی کسی قوم میں کوئی نبی یا رسول مبعوث فرمایا ہے۔ تو اس کے متعلق "من کم" کے الفاظ استعمال کئے ہیں مگر "من السماء" کے ہرگز نہیں

اسلام سے قبل یہود کی قوم نے بھی اسی طرح ایک غلط عقیدہ بنا لیا تھا۔ کہ ان کا ایک نبی آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔ اور وہی واپس آسمان سے اترے گا۔ اس غلط عقیدہ پر اڑے رہ کر انہوں نے اپنے مسیح موعود کا انکار کیا۔ تو خدا تعالیٰ نے ان کو مغضوب علیھم قرار دیا۔ اور مسلمانوں کو سورۂ فاتحہ کے ذریعہ بتلا دیا۔ کہ تم بھی اس طرح مغضوب علیھم نہ ہو جانا۔ اس کے علاوہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی بتا دیا تھا۔ کہ بنی اسرائیل کا مسیح اور تھا اور مسلمانوں کا اور۔ مسلمانوں کا مسیح تو مسلمانوں میں سے ظاہر ہو گا۔ اور وہ تم میں سے تمہارا امام ہو گا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم امامکم منکم پھر ان ہر دو مسیحوں کے الگ الگ حلیے بھی مفصل طور پر بیان فرمائے۔ اور افسوس کے ساتھ یہ بھی فرمایا۔ کہ میری امت قدم بقدم یہود کی پیروی کرے گی جسے مسلمان لفظ بلفظ اپنے عمل سے پورا کر رہے ہیں۔ یہ تمام حقیقت قرآن شریف وصحیح بخاری سے ثابت ہے۔ صحیح بخاری مسلمانوں کے نزدیک کتاب اللہ کے بعد صحیح حدیثوں کی مسلمہ کتاب ہے۔ اس طرح جو مسئلہ قرآن شریف اور بخاری شریف سے ثابت ہو۔ اس کے خلاف کوئی حدیث ہرگز صحیح نہیں کہلا سکتی ؛

ہمارے مخالف اپنے غلط عقیدہ کو عوام میں پختہ کرنے کے لئے دھوکہ سے صحیح بخاری کا حوالہ دیا کرتے ہیں۔ اس لئے ہم نے گیارہ سال سے یہ چیلنج دے رکھا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ آسمان سے اتریں گے۔ یہ صحیح بخاری سے ثابت کرو۔ تو ہم ایک ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ مگر کسی نے آج تک جرأت نہ کی ؛

پھر لکھا ہے۔

"میں (ابو عبیدہ) قادیانی جماعت کے مانے ہوئے مجددین سابقہ کے منہاج (طریقہ) پر چودھویں صدی کے مجددین کی فہرست پیش کروں گا۔ اور ان کی مجددیت کا ثبوت دوں گا"

اس کے متعلق خاکسار کا جواب یہ ہے۔ کہ ربانی مجدد کی یقینی شناخت کے لئے ہم کو کوئی نیا منہاج یا طریقہ ایجاد کرنے کی ضرورت نہیں۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی یقینی شناخت کے لئے ایسے محکم الفاظ فرمائے ہیں۔ جن میں چار زبردست معیار مذکور ہیں۔ اور جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) وہ شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہونے کا مدعی ہو۔ (ان اللّٰہ یبعث)

(۲) وہ ساری امت کے لئے ہو (لھذہ الامۃ)

(۳) وہ صدی کے شروع میں ظاہر ہو۔ (علیٰ راس کل مائۃ سنۃ)

(۴) وہ از سر نو اسلام کو تازہ کرے (من یجدد لھا دینھا)

اگر ان نشانات کے مطابق کسی شخص نے خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام پا کر اس صدی کا ربانی مجدد ہونے کا دعویٰ دنیا میں پیش کیا ہے۔ اور کوئی اس کا ثبوت اس کی خود شائع شدہ تصانیف سے دے سکتا ہے۔ تو ہم اس کو صادق ربانی مجدد ماننے کے لئے تیار ہیں۔ اور بغیر کسی عذر کے فوراً دس ہزار روپیہ انعام ادا کر دیں گے

مذکورہ بالا دو یا کم از کم ایک انعام حاصل کرنیوالے صاحب کو غیر از ہزاری انعام حلف اٹھانے کا حق بھی حاصل ہو گا۔ اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق صحیح بخاری سے من السماء کے الفاظ نہ دکھلائے گئے۔ تو یہ ثابت ہو گا۔ کہ حضرت عیسیٰؑ کا آسمان سے اترنے کا عقیدہ غلط ہے۔ اسی طرح اگر چودھویں صدی کا ربانی مجدد ہونے کا کوئی سچا مدعی ثابت نہ ہوا۔ تو حضرت مرزا صاحب کے صادق ربانی مجدد ہونے میں کوئی کلام نہیں رہیگا۔ کیونکہ آپ نے مذکورہ بالا چار نشانات کے مطابق اپنا دعوےٰ ثابت کر دیا ہے۔ اور جب آپ صادق ربانی مجدد ہیں۔ تو آپ کے تمام دعاوی بھی سچے ہیں کیونکہ ربانی مجدد کبھی جھوٹے دعاوی نہیں کر سکتا۔ اس صورت میں انعامی حلف اٹھانے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی ؛

جناب ابو عبیدہ نظام الدین صاحب چاہتے ہیں۔ کہ اس معاملہ میں حضور شاہ دکن اعلےٰ حضرت بندگان عالی خلد اللہ ملکہٗ کو حکم تسلیم کیا جائے اور حضور ہی کے پاس انعامی رقم جمع کی جائے۔ خاکسار کو یہ ہر دو امور بسر و چشم قبول ہیں بشرطیکہ حضور اعلےٰ حضرت منظور فرمائیں ؛

واخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین

خاکسار۔ عبداللہ الہ دین از سکندر آباد

لکھنؤ میں غیر احمدی مولویوں کا مناظرہ سے فرار

گذشتہ محرم کے ایام میں پندرہ روز تک لکھنؤ میں اہل سنت کے ایک عالم کی صدارت میں وعظ اور لیکچر ہوتے رہے۔ جس میں مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی اور مولوی احمد سعید صاحب دہلوی بھی شامل ہوئے اور متعدد علماء باہر سے منگوائے گئے۔ ان لیکچروں میں جہاں شیعوں کے خلاف بہت کچھ کہا گیا۔ وہاں احمدیوں کو بھی کوسا گیا۔ بلکہ ایک مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری نے احمدیوں کو چیلنج دے دیا۔ اور بڑے طمطراق سے کہا۔ کہ کوئی قادیانی مرزا غلام احمد کا مسلمان ہونا ثابت نہیں کر سکتا۔ پھر ایک اشتہار نکالا اور اس میں یہ ڈینگ ماری۔ کہ اگر کوئی قادیانی اس مسئلہ پر کہ مرزا صاحب مسلمان تھے۔ مجھ سے بحث کرنا چاہے۔ تو دو آدمی کا کرایہ شاہجہانپور تک اپنی طرف سے دینے پر آمادہ ہوں۔ اس چیلنج کے چھپتے ہی ہمارے چار آدمی جب مولوی صاحب سے شرائط مناظرہ طے کرنے گئے۔ تو آپ نے حیلوں بہانوں سے بحث سے گریز کا پہلو اختیار کیا۔ چنانچہ کہا۔ صرف کفر و اسلام مرزا صاحب پر بحث ہوگی۔ اور کوئی مضمون بحث کے لئے ضروری نہیں۔ لیکن جب ہماری طرف سے معقول طریق پر مساوی حقوق کا مطالبہ کیا گیا۔ اور ازروئے انصاف یہ ضروری شرط بتلائی گئی۔ کہ مضامین زیر بحث وہ ہونے چاہئیں جو فیصلہ کن ہوں۔ کیونکہ کسی کا مسلمان ثابت کر دینا متنازع مسائل پر مؤثر نہیں ہوگا۔ لہٰذا مضامین حسب ذیل ہونگے۔ اول وفات و حیات مسیح دوم امکان نبوت بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ سوم صداقت مسیح موعود علیہ السلام۔ آخری مضمون صداقت مسیح موعود میں کفر و اسلام کا سب ذخیرہ آپ کی طرف سے پیش کیا جا سکتا ہے۔ تو مولوی صاحب حواس باختہ ہو کر بغلیں جھانکنے لگے۔ ایک صاحب بولے کہ بحث بغیر حکم مقرر کرنے کے فضول ہے سو پہلے حکم مقرر ہونا چاہیئے۔ ہماری طرف سے عرض کیا گیا کہ حکم کی شرط قرآن و حدیث کی رو سے ضروری نہیں۔ مولوی ابوالوفا صاحب کو بہانہ ہاتھ آگیا۔ اور انہوں نے مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین کا نام پیش کر دیا۔ ہم نے یہ سمجھ کر کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا نہ چھینو اور گورا تا بخانہ باید رسانید۔ یہ نام منظور کر لیا۔ اس پر ابوالوفا صاحب کہنے لگے۔ آپ کے تو مولوی محمد علی مخالف ہیں اور آپ کو کافر جانتے ہیں۔ آپ نے ان کو کیسے حکم منظور کر لیا۔ ہم نے کہا آپ ان کا نام بطور حکم لکھ لیں اور باقی شرائط کا تصفیہ کر لیں۔ اس پر مولوی صاحب نے گریز کے لئے ایک اور حیلہ نکالا۔ اور کہا کہ اگر مولوی محمد علی صاحب نہ آسکے۔ تو ہم دوسرا نام تجویز کریں گے۔ اور یہ بھی تجویز کر دیا کہ مولوی عبدالشکور ایڈیٹر النجم بطور حکم ہوں تو کیا حرج ہے ہم نے کہا آپ اپنے گھر کے حکم کے ذریعہ ہی کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں کیا آپ مرزا اکسیرالدین صاحب احمدی کو بطور حکم منظور کر سکتے ہیں۔ فرمانے لگے یہ تو احمدی ہیں۔ اس پر عرض کیا گیا۔ کہ آپ کے مولوی عبدالشکور صاحب غیر احمدی ہیں۔ انہیں ہم کیوں منظور کریں۔ آپ اپنا آدمی حکم مقرر کئے بغیر اگر بحث نہیں کر سکتے تھے تو مطبوعہ چیلنج کس بنا پر نکالا تھا۔ اور اتنی تعلّی کس بنا پر کی تھی۔ اس پر مولوی صاحب معہ اپنے رفقاء کے کسی غیر مسلم کو بطور حکم تجویز کرنے پر مصر ہوئے۔ ہم نے کہا قرآن کریم کی رو سے غیر مسلم حکم مقرر نہیں ہو سکتا۔ آپ اگر بحث کرنا چاہتے ہیں تو حکم کی شرط اڑا دیں اور میدان میں آجائیں۔ وگرنہ اسی پر بحث کر لیں کہ حکم مقرر کرنا مباحثات میں ضروری ہے یا فریقین کی منظوری پر۔ مگر آخری وقت تک مولوی صاحبان حکم کی آڑ لے کر بحث سے گریز کرتے رہے۔ اور ہمیں بغیر تصفیہ شرائط واپس آنا پڑا۔ اور دوسرے دن مولوی صاحب روانہ ہو گئے۔ جس سے پبلک پر واضح ہو گیا۔ کہ انہوں نے چیلنج دے کر بحث کی خیر نا بھی گوارا نہ کیا۔ لکھنؤ میں ان مولویوں کو اب لوگ لال بجھکڑ کا خطاب دے رہے ہیں۔ کیونکہ لیکچروں میں سوائے قصوں کہانیوں کے کچھ بیان نہیں کر سکتے۔ (نامہ نگار از لکھنؤ)

ہیلی کالج آف کامرس لاہور

ہیلی کالج آف کامرس لاہور میں تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت اور اہمیت پر گذشتہ دو سالوں سے احباب کی توجہ منعطف کرانے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ اس سال داخلہ اوائل اکتوبر میں ہوگا۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنے ایف۔ اے اور ایف۔ ایس۔ سی پاس لڑکوں کو اس کالج میں بھیجا کریں۔ کیونکہ معاش حاصل کرنے کے پرانے طریق متروک ہو چکے ہیں۔ اور ملازمت صرف ایک فی صدی لوگوں کی کفیل ہو سکتی ہے۔ صنعت و تجارت ہی ایک ایسا شعبہ ہے جو مسلمانوں کے لئے ایک وسیع میدان عمل پیش کر رہا ہے۔ ان کے پاس اس وقت کوئی بنک نہیں۔ کوئی مشہور فرم نہیں۔ کوئی کمپنی نہیں۔ کوئی تجارتی ادارہ نہیں۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ چند نوجوان ایسے پیدا ہوں۔ جو کمرشل تعلیم حاصل کر کے اس تجارتی نظام کو اپنے ہاتھ میں لیں امید ہے۔ کہ احمدی احباب خاص طور پر اس طرف توجہ کریں گے۔ کیونکہ احمدیہ جماعت کو اپنی اقتصادی حالت بہتر بنانے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

قواعد و ضوابط کے لئے پرنسپل صاحب ہیلی کالج آف کامرس کو لکھنا چاہیئے۔ اور دیگر باتوں کے لئے احمدی نوجوان مسٹر عبدالرحمٰن خان (ابن شیخ عبدالرشید صاحب بٹالہ) متعلم ہیلی کالج سے بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت گفتگو کی جا سکتی ہے۔ (خاکسار عبدالرحیم شبلی)

بخدمت جملہ معتمدین و امراء جماعتہائے احمدیہ

برادران کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں آپ کی توجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپیل کی طرف منعطف کرانی چاہتا ہوں۔ جو حضور نے ریویو آف ریلیجنز کے متعلق ان ایام میں فرمائی جب کہ جماعت کی تعداد چالیس پچاس ہزار تھی۔ حضور ارشاد فرماتے ہیں۔

"چونکہ ہماری جماعت کو معلوم ہوگا۔ کہ اصل غرض خدا تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے کہ جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائیں ان کو دور کر کے عام لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جاوے۔ اور اس غرض مذکورہ بالا کو جیسا کہ دوسرے لفظوں میں احادیث صحیحہ میں کسر صلیب کے نام سے یاد کیا گیا۔ پورا کیا جائے۔ اس لئے اور انہی اغراض کے پورا کرنے کے لئے رسالہ ریویو آف ریلیجنز جاری کیا گیا ہے لیکن اب تک اس رسالہ کے شائع کرنے کے سرمایہ کا انتظام کافی نہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ اس سلسلہ کیلئے ایک ماتم ہوگا۔ اس لئے میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اس رسالہ کی اعانت کیلئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو۔ انگریزی کے پیدا ہو جائیں تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلیگا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں۔ بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔ ہونے جماعت کے سب مخلصو! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تم اس کام کے لئے ہمت کرو۔ خدا تمہارے دل میں القاء کرے کہ یہی وقت ہمت کرنے کا ہے"

اب خیال فرمایئے کہ جب ان ایام میں جماعت احمدیہ کا فرض تھا کہ ریویو کیلئے کم از کم دس ہزار خریدار بہم پہنچائے۔ تو آجکل جماعت کے افراد کی تعداد بفضلہ تعالیٰ کئی لاکھ ہے۔ کیا یہ سمجھنے کے لئے کوئی دقت ہے کہ اردو ریویو آف ریلیجنز کے خریداروں کی تعداد ایک ہزار بھی نہ ہو۔ پس میں آپ سے باصرار مطالبہ کرتا ہوں کہ نہ صرف خود خریدار

اندھیرے گھر کا چراغ حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو اس مرض کو عوام اٹھرا کہتے ہیں طبیب لوگ اسقاط حمل اور ڈاکٹر صاحبان مس کیریج کہتے ہیں۔ یہ نہایت ہی موذی بیماری ہے۔ اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دئیے جو ہمیشہ نونہال بچوں کی آرزو میں غم و مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ مولا کریم ہر ایک کو اس موذی مرض سے بچائے رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کا مجرب علاج نظام جان مالک دواخانہ معین الصحت نے استاذی المکرم حضرت نورالدین شاہی طبیب سے سیکھا ہے۔ اور حضور ہی کے حکم سے ۱۹۱۰ء سے پبلک میں شائع کیا اور احتیاطی رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنے دواخانہ کے لئے رجسٹر کرایا ہے۔ تاکہ پبلک کسی اور کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ حب اٹھرا مولانا استاذی المکرم نورالدین شاہی طبیب کا مجرب نسخہ ہے۔ یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے۔ اور نہ ہی فروخت ہو سکتا ہے۔ ہوشیار رہیں۔ صرف دواخانہ ہذا کے لئے رجسٹرڈ ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں حب اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ اور تندرست اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر والدین کے لئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے۔ منگوا کر استعمال کرا کر قدرت خدا کا مشاہدہ کریں۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے پر لہ؎ علاوہ محصول۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف ہوگا۔ ہمارے دواخانہ میں ہر قسم کی مجرب ادویہ برائے امراض زنانہ و مردانہ بچوں اور آنکھوں کے لئے تیار ملتے ہیں۔ آرڈر دیتے وقت بیماری کا مفصل حال تحریر کیا جائے۔

المشتہر:- حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

قادیان کا قدیمی مشہور عالم بنظیر تحفہ!
سرموں کا سرتاج

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

فی تولہ عہ شیشی ۸ چھٹانک ۱۲ روپیہ

ضعف بصر۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ خارش سرخی۔ پانی بہنا۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ سدھراتا۔ ابتدائی موتیابند وغیرہ کیلئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔

ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں داخلہ

امیدواروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۱۵ جولائی ۳۴ء تک پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کے پاس پہونچ جانی چاہئیں اور امیدوار کو معہ اسناد و سرٹیفکیٹ چال چلن وغیرہ بتاریخ ۲۵ جولائی ۳۴ء پرنسپل کے دفتر میں حاضر ہو جانا چاہئیے۔ تاریخ مقررہ کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جائیگی۔

قواعد و ضوابط داخلہ طبیہ کالج دفتر سے مفت مل سکتے ہیں۔ (پرنسپل طبیہ کالج)

مشنری اور آلات زراعت

نئے اور ترقی یافتہ نمونوں کے مطابق ساختہ آہنی رہٹ۔ ہل۔ بیل چکی یعنی خراس چارہ کترنے کی مشینیں فلور ملز چھڑائی کی مشینیں۔ قیمہ۔ بادام روغن اور سیویاں بنانے کی بے نظیر مشینیں وغیرہ ارزاں ترین قیمتوں پر خرید کرنے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز بٹالہ پنجاب

ہومیو پیتھک علاج قدرتی علاج ہے

مجرب زود اثر۔ کم خرچ مقبول عام ہے۔ سخت سے سخت امراض میں بمقابلہ دوسرے طریقہ علاج کے نہایت کامیاب ہوتا ہے۔ شفا من جانب اللہ ہے۔

ایم۔ انیچ۔ احمدی چتوڑ گڈھ میواڑ

ضرورت رشتہ

میرے ایک نوجوان دوست زمیندار ہشتراشی روپیہ آمدنی والی جائداد کے مالک تجارتی کاروبار کرتے ہیں۔ اور نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق کے مالک اور مخلص احمدی ہیں۔ ان کے لئے ایک تعلیم یافتہ کنوارے رشتہ کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت بنام چودہری غلام نبی کلرک لوکل مینجر ترن تارن ضلع امرتسر ہو۔

ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائیزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ کورس ایک سال پراسپکٹس مفت

مینیجر

ہم سے قسطوں پر کٹ پیس خرید کر تجارت کیجئے

ہم ہر دیانت دار بیوپاری کو موسم گرما کا خوشنما اور بہترین کٹ پیس آسان قسطوں پر تجارت کے لئے دیتے ہیں مفصل شرائط مندرجہ ذیل پتہ پر تین پیسہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں

المشتہر:- دی ڈوج کمرشیل کمپنی بمبئی ۸ نمبر

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔

قیمت معہ محصول عہ علاوہ خرچ — مینیجر شفاخانہ دلپذیر پسلانوالی ضلع سرگودہا

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

گاندھی جی کے متعلق پٹنہ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ یہ دورہ ختم کرنے کے بعد وہ تمام جھمیلوں سے علیحدہ ہو کر گنگا کے کنارے پراچین رشیوں کی طرح ایک آشرم بنا کر اس میں گوشہ نشین ہو جائیں گے۔ اس دورہ میں جو روپیہ جمع کیا گیا ہے وہ وہاں خرچ ہوگا۔ آشرم میں ہریجن بچوں کی تعلیم اور ہریجن ادھار کے لئے اپدیشک تیار کئے جائیں گے۔

انٹرنیشنل کانفرنس میں شمولیت سے لئے ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے ۵ جون کی اطلاع کے مطابق سردار محمد خان حکومت افغانستان کی نمائندگی کرنے کے لئے جنیوا روانہ ہو گئے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ حکومت افغانستان کے نمائندہ کو کانفرنس میں شریک کیا گیا ہے۔

سر سکندر حیات خاں ۱۱ جون کو انگلستان روانہ ہو جائیں گے۔ اور سر مائلز ارونگ موجودہ قائم مقام ریونیو ممبر سر موصوف کی جگہ چار ماہ مزید کام کریں گے۔

پنجاب پولیس نے لاہور سے ۶ جون کی اطلاع کے مطابق بم سازوں کے ایک زبردست گروہ کا پتہ لگایا ہے۔ چنانچہ کاہنا کاچھ کے قریب اس نے ایک سکھ کی خانہ تلاشی لے کر بم برآمد کئے۔ اور اسے گرفتار کر لیا۔ اس کی نشان دہی پر ایک اور سکھ کی گرفتاری بھی عمل میں آئی۔

نارائن گنج (ڈھاکہ ڈسٹرکٹ) سے ۵ جون کی خبر ہے کہ پولیس نے ۲۰ نوجوانوں کو ان کے سرپرستوں سمیت تھانہ میں بلا کر فوٹو لئے۔ اور حکم دیا۔ کہ غروب آفتاب کے بعد طلوع تک وہ گھروں سے باہر نہ نکلیں۔ اور نہ ہی باقاعدہ اجازت حاصل کئے بغیر میونسپل حدود سے باہر جائیں۔ سرپرستوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنے نوجوانوں کی سرگرمیوں کے متعلق پولیس کو ہفتہ وار رپورٹ بھیجا کریں۔ اور اگر وہ ان کی نقل و حرکت کی نگرانی نہ کر سکے۔ تو انہیں سخت تکالیف کا سامنا ہوگا۔

کلکتہ کارپوریشن کے میئر اور ڈپٹی میئر کے انتخاب کے سلسلہ میں جو گڑبڑ پیدا ہو چکی ہے۔ کلکتہ سے ۵ جون کی اطلاع کے مطابق حکومت ایک اور چانس دے گی۔ کہ پرامن انتخاب کر لیا جائے۔ ورنہ ایک آرڈیننس کے نفاذ پر غور کرنے پر مجبور ہوگی۔ اور اس صورت میں کارپوریشن کا توڑنا ناگریز امر ہوگا۔

وائسرائے ریلیف فنڈ میں ۴ جون تک ۳۰ لاکھ بیاسی ہزار چھ سو آٹھ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

صوبہ سرحد کے قوانین کے ایک جرگہ نے ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے ۴ جون کی اطلاع کے مطابق ایک قتل کے مقدمہ کے فیصلہ میں لکھا ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو حرام کاری کرتے دیکھے۔ اس کا فرض ہے کہ اسے مع اس کے آشنا کے قتل کر دے۔ اور اگر وہ اس فرض کی ادائیگی سے قاصر رہتا ہے تو وہ سوسائٹی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں۔

امریکن گورنمنٹ نے حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ جنگی قرضہ کی ایک قسط ۱۵ جون کو واجب الادا ہے اس لئے اس کا انتظام کیا جائے۔ واشنگٹن سے ۵ جون کی خبر ہے کہ برٹش گورنمنٹ نے اس کے جواب میں لکھا ہے کہ اگر برطانیہ جنگی قرضہ ادا کرے تو اس کا بھی حق ہے۔ کہ اپنے جنگی قرضوں کی وصولی کرے۔ لیکن اگر وہ ایسا کرے۔ تو وہی حالات دوبارہ رونما ہو جائیں گے۔ جو موجودہ اقتصادی بدحالی پیدا کرنے کا موجب ہوئے تھے۔ اور سارے یورپ میں کھلبلی مچ جائے گی۔ تمام ممالک کی فنانشل پوزیشن پر اس کا اثر پڑے گا۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ جب تک تمام جنگی قرضہ جات کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ برطانیہ اس مد میں کوئی رقم ادا نہ کرے گا۔ ہاں تصفیہ کے لئے وہ ہر وقت تیار ہے۔

چاندپور سے ۵ جون کی خبر ہے۔ کہ پوران بازار کے ڈیڑھ درجن بڑے بڑے سوداگروں کو دو دو ماہ کے لئے سپیشل کنسٹیبل بننے اور ہر روز تھانہ میں حاضری دینے کا حکم دیا گیا ہے۔

شملہ سے ۵ جون کی خبر ہے کہ ۴ بج کر ۵۵ منٹ پر زلزلہ کا شدید جھٹکا محسوس ہوا۔ جو صرف ایک سیکنڈ رہا۔ نقصان وغیرہ کوئی نہیں ہوا۔

رنگون پولیس نے ایک گداگر کو آوارہ گردی کے الزام میں گرفتار کر کے عدالت میں چالان کیا۔ اس نے اپنی عمر ۱۲۳ سال بتائی۔ اور اس کی تلاشی لینے پر ۵۸ پونڈ۔ چار طلائی انگوٹھیاں اور تیرہ روپے نقد برآمد ہوئے۔

حکومت ہند نے شملہ سے ۶ جون کو ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ چونکہ کانگرس نے سول نافرمانی کو واپس لے لیا ہے۔ اس لئے صوبجاتی حکومتوں سے مشورہ کے بعد کانگرس کے مختلف حصوں کو خلاف قانون قرار دینے اور اس کے متعلق جو احکام جاری کئے گئے تھے۔ انہیں واپس لیا جاتا ہے۔ خاص قوانین برقرار رہیں گے۔ اور ان کی خلاف ورزی کرنے والے قابل مؤاخذہ ہونگے جن لوگوں نے سول نافرمانی کے وقت حکومت کا ساتھ دیا۔ انہیں تنگ کرنے یا تکلیف پہنچانے والوں کے خلاف بھی انہیں برتا جا سکے گا۔ اگر کانگرس نے پھر اس تحریک کو احیاء کیا۔ تو پابندیاں فوراً عائد کر دی جائیں گی۔ انقلابی جماعتیں گو کانگرس کے مقصد کے لئے کام کرتی ہیں۔ تاہم وہ اس سے علیحدہ ہیں۔ اس لئے ان پر پابندیاں بدستور رہیں گی۔ سول نافرمانی کے قیدیوں کو میعاد کے اختتام سے قبل رہا کرنے کی پالیسی پہلے سی زیر عمل ہے اور مقامی حالات کے ماتحت جاری رہے گی۔ سرخ پوشوں پر سے پابندیاں نہیں ہٹائی گئیں۔

پنجاب کونسل میں لاہور سے ۲ جون کی اطلاع کے مطابق زمیندار پارٹی کی طرف سے ایک بل پیش ہونے والا ہے کہ سینما۔ تماشہ گاہوں اور سائیکلوں پر ٹیکس عائد کر کے بجٹ کی اس کمی کو پورا کیا جائے۔ جو زمینداروں کے لگان میں کمی کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔

سرخپوش تحریک کے ایک لیڈر رستم گل نامی بنوں سے ۵ جون کی اطلاع کے مطابق پراسرار طور پر قتل کر دئے گئے۔

بمبئی سے ۵ جون کی خبر ہے کہ کانگرسیوں کا ایک گروہ کونسلوں میں جانے کے فیصلہ کی سخت مخالفت کر رہا ہے۔ اس کا مطالبہ ہے۔ کہ سول نافرمانی کے تعطل اور کونسل میں داخلہ کے فیصلوں کو منسوخ کیا جائے۔ یہ لوگ علیحدہ پارٹی بنا رہے ہیں۔ اور عنقریب بمبئی میں ایک کانفرنس منعقد کریں گے۔

مجلس احرار نے لاہور سے ۴ جون کی اطلاع کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ انتخابات میں ان نمائندوں کو بھیجا جائے۔ جو گورنمنٹ کی مخالفت کرنے والے ہوں اور کانگرس کا ساتھ دیں۔ یہ ہے ان لوگوں کی مسلمانوں سے ہمدردی۔

امرتسر اور بھگتانوالہ سٹیشنوں کے درمیان ۶ جون کی شب ایک قیدی چلتی گاڑی میں سے کود کر بھاگ گیا زنجیر کھینچ کر گاڑی کھڑی کی گئی۔ اور قیدی کا تعاقب کیا گیا۔ مگر وہ گرفتار نہ ہو سکا۔

کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کے سیکرٹریوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ چونکہ بورڈ اور کانگرس ورکنگ کمیٹی مشترکہ طور پر حکومت ہند کے اعلان کے متعلق غور و خوض کے بعد اعلان شائع کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے انفرادی طور پر اس پر رائے زنی نہ کی جائے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی